سنسنی خیز خبر رنگ جائے دھماکہ ہوتا ہے ۔

اب ایک نئی صورت سامنے آئی ہے ...... کہ عوام کا دھماکہ سب سے بڑا دھماکہ ہوتا ہے ـــــ ہم اسے بلا چوں وچرا بسر و چشم تسلیم کئے لیتے ہیں ...... آخر کیوں نہ کریں ۔ دھماکے کی ہزاروں، لاکھوں کروڑوں اقسام میں سے یہ بھی تو ایک قسم ہے اس کا انکار کرنا کفرانِ نعمت ہے ۔

دیکھیں ناں......

رومانیہ میں عوام کا دھماکہ ہوا ۔ چاؤ شسکو اور ان کی اہلیہ بھک سے اڑ گئیں ......

ایوب خان کے سر پر یہ دھماکہ ہوا تو وہ گمنامی کے غار میں دفن ہو گئے ۔

بھٹو صاحب بھی اس دھماکے کی تاب نہ لا سکے ........ اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ عوامی دھماکے کا شکار ہوئے یا ضیائی دھماکے کا .......

ضیاء صاحب اس دھماکے سے بچے تو طیارے کے دھماکے نے انہیں گھیر لیا ـــــ

تو گویا دنیا میں "عوام کا دھماکہ" انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اور مؤرخ کو "دھماکہ تاریخ" مرتب کرتے ہوئے اس دھماکہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے ۔

ہم بہت دور نکل آئے بات چلی تھی " طاقت کے سرچشمہ " سے ایک " سرچشمہ " ایسا بھی ہے جسے ہم سب امراء و غرباء ، عوام و خواص ، رعایا و حکمران ، طلباء و علماء ، فضلاء و جہلاء ، چھوٹے بڑے نے بھلا دیا ہے ، اور اس کے بھلانے سے ہی ہمارے یہاں ہر طرف دھماکے ہو رہے ہیں اور ہم حیران و سرگرداں بھٹکتے پھر رہے ہیں ۔ وہ سرچشمہ ہے " اللہ کی طاقت " سب سے زیادہ طاقتور ـــ سب سے بڑا .... اللہ اکبر ..... پوری کائنات اپنی تمام تر رعنائیوں، اور رنگینیوں، ترتیبوں کے ساتھ لمحہ لمحہ اس کی محتاج ہے .......

جب اس ذاتِ کبریا نے پکڑا تو ـــــ

تو ـــــ

قومِ لوطؑ کی طاقت کہاں گئی ..... ؟

قومِ موسیٰؑ .... ان کا بچھڑا اور اس کے پوجنے والے کیا ہوئے ؟

حضرتِ عیسیٰؑ کو پھانسی سے کس طاقت نے بچایا .... ؟ اللہ نے یا عوام نے ... ؟ یقیناً اللہ نے

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

# محسنِ احرار محدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

## مجلس احرارِ اسلام کے قیام میں ان کا مشورہ اور کوششیں دونوں شامل تھیں

برصغیر کی تاریخ میں علامہ محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ بیک وقت محدث بھی تھے اور فقیہہ بھی۔ اپنے علم، تقویٰ اور اخلاص کے اعتبار سے وہ اپنے ہم عصر علماء میں منفرد و ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان کے ہاں بے پناہ وسعتِ تفکر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شخصیت غیر متنازعہ بھی ہے، علماء تو ان کے مقام و مرتبہ کے معترف رہتے ہی۔ مگر جدید تعلیم یافتہ طبقہ بھی ان سے بے حد متاثر ہوا۔ جن میں سرفہرست جناب ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مرحوم ہیں جو نہ صرف آپ کی شخصیت سے متاثر ہوئے بلکہ فدائی و شیدائی تھے۔ اقبال مرحوم کے فکر و نظر اور عقائد و اعمال میں انقلاب علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ خصوصاً قادیانیت کے مسئلہ میں اقبال مرحوم کی اصلاح انہی کی محنت کے نتیجہ میں ہوئی۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نابغۂ عصر تھے۔ وہ کیا کرنا چاہتے تھے؟ کن لوگوں کے ذریعہ سے چاہتے تھے؟ اور اس سلسلہ میں انہوں نے کس طرح جدوجہد کی؟ ذیل میں ان کے فرزند ارجمند علامہ انظر شاہ مسعودی مدظلہ کی تحریروں کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جو دراصل آپ کی تصنیف "نقشِ دوام" (سوانح علامہ انور شاہ کشمیریؒ) اور پندرہ روزہ "الاحرار" لاہور میں شائع ہونے والے آپ کے ایک انٹرویو سے مرتب کئے گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"والدِ مرحوم کی آرزو تھی کہ پنجاب میں ایک منظم عوامی تنظیم کا قیام عمل میں آئے جو قادیانیت کے محاذ پر پر سرفروشانہ کام کرے اور استخلاص وطن کے لئے بھی جدوجہد کرے۔ مجلسِ احرار اسلام انہی کے ایماء اور اشارہ پر قائم ہوئی اور انہوں نے اپنے مخلص و فداکار شاگردوں اور عقیدت مندوں کو اس جماعت میں شامل ہونے اور تعاون کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔

کانگریس نے اپنی ورکنگ کمیٹی میں نمائندگی دینے کے سلسلہ میں پنجاب کو بالکل نظر انداز کر دیا تو یہ مسئلہ بھی احرار کے قیام کا پس منظر بن گیا۔ انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا